ہندوستان میں مسلم پرسنل لا کی اصلاح (انگریزی)، از پروفیسر آصف علی اے. فیضی۔ تقطیع خورد۔ ضخامت: ۴۰ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن۔ قیمت ۲/- پتہ ٹرپکا پبلیکیشن نمبر ۲۲ توشہر بہروچہ روڈ بمبئی - 7

پروفیسر فیضی ہمارے ملک کے مشہور فاضل اور ماہرِ قانونِ اسلامیات ہیں۔ آپ کی بعض آراء سے کسی کو خواہ کیسا ہی اختلاف ہو لیکن اس میں شبہ نہیں کہ موصوف کی تحریریں بہت پُر از معلومات اور فکر انگیز ہوتی ہیں اس مختصر رسالہ میں آپ نے پہلے اسلامی قانون کے ماخذ اور اسکی تدوین کی تاریخ بیان کرکے ہندوستان میں مسلم پرسنل لا کی تاریخی سرگذشت بیان کی ہے۔ اور پھر اس پر بحث کی ہے کہ مسلم پرسنل لا ایکٹ نمبر ۲۶ بابت ۱۹۳۷ء کیا ہے؟ اس میں اصلاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ اور ازروئے شریعت وہ ممکن ہے یا نہیں؟ اس کے بعد انہوں نے تجویز کی ہے کہ مذکورہ بالا ایکٹ کی اصلاح یا تبدیلی ایک طولِ عمل ہے اس بنا پر فوری طور پر مندرجہ ذیل دو چیزوں کو قانونی شکل دے دینی چاہیئے۔

(۱) ایک یہ کہ نکاح کے وقت شوہر سے ایک تفویض نامہ (موصوف نے اس کے لئے کابین نامہ کا لفظ استعمال کیا ہے جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں)، لکھوالیا جائے جس میں اس بات کا اقرار ہو کہ شوہر نے اگر امور مندرجہ میں سے کسی امر کی خلاف ورزی کی تو بیوی کو اپنے اوپر طلاق واقع کرنے کا حق ہوگا۔

(۲) دوسرے یہ کہ جہاں تفویض نامہ ہو اور میاں بیوی میں اختلافات پیدا ہوں تو اسکا فیصلہ کرنیکے لئے ایک عدالت اصلاح فیما ذات البین ہو۔ جو ان معاملات کا تصفیہ کرے: ہماری رائے میں اب مسلمانوں میں تفویض نامہ لکھوانے کا رواج یوں ہی عام ہوتا جارہا ہے۔ اسلئے اس کے لئے باقاعدہ ایکٹ بنوانیکی کیا ضرورت ہے رہی عدالت! تو اگر اس سلسلہ میں ایک قضا یا امارت شرعیہ ایکٹ بنوایا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔ بہرِحال رسالہ لائق مطالعہ اور قابلِ غور و فکر ہے